www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر حمید اللہ عبدالقادر
پی۔ ایچ۔ ڈی

امام مسلمؒ اور ان کی تالیف صحیح مسلم پر

جامع نوٹ

نام ونسب آپ کا نام مسلم اور باپ کا نام حجاج ہے۔ سلسلہ نسب یوں ہے۔ مسلم بن حجاج بن مسلم بن ورد بن کرشاد القشیری النیشابوری، آپ کی کنیت ابوالحسین اور لقب عساکر الدین ہے۔

ولادت ان کی تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے۔ امام نوویؒ اور ابن خلکانؒ نے ۲۰۶ھ بتلایا ہے (تہذیب الاسماء) لیکن ابن حجر وغیرہ نے ۲۰۴ھ بتلایا ہے۔ لیکن ان کی صحیح تاریخ پیدائش ۲۰۶ھ ہے، کیونکہ متاخرین میں سے ابن اثیر اور مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری کا رجحان بھی اسی طرف ہے۔

اساتذہ آپ نے بچپن سے علم حدیث کی سماعت شروع کی۔ ۱۴ برس کی عمر میں ابتدائے سماع کی۔ امام ذہبیؒ لکھتے ہیں "وَاَوَّلُ سِمَاعِهٖ ثَمَانِیَ عَشَرَةَ وَمِاتَیْنِ" انھوں نے حدیث کی پہلی سماعت ۲۱۸ھ میں کی۔ آپؒ نے خراسان میں امام اسحٰقؒ اور امام ذہبیؒ سے سماعت کے علاوہ دیگر علمی مراکز کو بھی اپنے شرفِ ورود سے نوازا۔ ان کے اساتذہ میں ابوغسان بھی ہیں۔ عراق میں امام احمدؒ، حجاز میں سعید بن منصورؒ وغیرہ آپؒ کے اساتذہ ہیں۔ ان کے علاوہ آپ نے اسحٰق بن راہویہؒ، یحییٰ بن یحییٰؒ، قتیبہ بن سعیدؒ، امام بخاریؒ اور دیگر اصحاب الحدیث سے استفادہ کیا۔

تلامذہ آپؒ کے شاگردوں میں امام عیسیٰ ترمذی (۲۷۹ھ) امام ابن خزیمہ (۳۱۱ھ) اور امام ابوحاتم رازی، موسیٰ بن ہارون، یحییٰ بن صاعد وغیرہ جیسے اکابر محدثین شامل ہیں۔

امام مسلمؒ کا علمی تفوق امام مسلم کی "صحیح مسلم" ہی آپ کے علمی اور فنی کمالات کے لیے ایک دلیل ہے۔ مؤرخین نے آپ کے حالات

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لکھا ہے کہ آپ سے ایک مجلس مذاکرہ میں حدیث دریافت کی گئی آپ اس وقت نہ پہچان سکے، گھر تشریف لے گئے۔ اپنی کتابوں میں تلاش شروع کر دی۔ کھجور کا ایک ٹوکرہ آپ کے پاس پڑا تھا۔ آپ ساتھ ساتھ کھجوریں کھاتے گئے۔ انہماک کا یہ عالم تھا کہ تمام کھجوریں تناول فرما گئے۔ آخر یہی کھجوریں آپ کی جان لیوا ثابت ہوئیں۔

وفات

آپ جو علم وعمل کے پیکر تھے۔ ۲۵ رجب ۲۶۱ھ کو نیشاپور میں بوقت شام ۵۵ برس کی عمر میں فوت ہوئے۔

امام مسلم معاصرین کی نظر میں

آپ کے اساتذہ اسحٰق بن راہویہ فرماتے ہیں. اَیُّ رَجُلٍ یَکُوْنُ ھٰذَا (ترجمہ یہ کس بلا کا ذہین انسان ہے۔) حافظ ابو قریش فرماتے ہیں حَافِظُ الدُّنْیَا اَرْبَعَۃٌ فَذَکَرَ مِنْھُمْ مُسْلِمًا" یعنی دنیا میں چار حافظ ہیں ان میں ایک امام مسلم ہیں باقی تین ابوزرعہ محمد بن اسمٰعیل اور الدارمی ہیں۔

تصانیف

علمی یادگار مندرجہ ذیل کتب ہیں صحیح مسلم، المسند الکبیر، کتاب الاسماء والکنی، کتاب العلل، کتاب اوہام المحدثین، کتاب الطبقات، الجامع الکبیر، کتاب المخضرمین، مشائخ مالک، الغرض ان کی مجموعی تالیفات چوبیس[۲۴] کے لگ بھگ ہیں۔

اخلاق وعادات

امام صاحب نہایت پاکیزہ خواص اور انصاف پسند تھے۔ اس زمانے میں اگرچہ عام طور پر مسلمانوں کی اخلاقی حالت نہایت مہذب اور شائستہ تھی تاہم جس طرح اس زمانے کے اہل کمال میں باہم ان بن رہتی ہے۔ اسی طرح اُس زمانے کے مقدس اصحاب بھی اس سے خالی نہ تھے۔ اس بناء پر رجال کی کتابوں میں یہ تصریح کر دی گئی ہے کہ باہم معاصرین کی جرح وقدح قابلِ قبول نہیں کیونکہ وہ لوگ ایک دوسرے کی نسبت رشک وحسد سے بہت کچھ بُرا بھلا کہہ دیا کرتے تھے۔ یہ محض معمولی لوگوں کا شیوہ نہ تھا بلکہ یحییٰ بن معین جیسے مقدس اصحاب بھی اس زمرے میں شامل ہیں، مگر امام مسلمؒ کا دامن ہمیشہ اس قسم کے دھبوں سے پاک رہا۔ انھوں نے نہایت فیاضی سے اس کا عملی ثبوت دیا۔ نیشاپور کے سفر میں امام بخاریؒ کی مجلس میں ضرور آتے تھے اور اُن سے استفادہ کرتے تھے۔ چنانچہ ان ہی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے تبحر علمی سے متاثر ہو کر پکار اُٹھے "دَعْنِیْ اُقَبِّلْ رِجْلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الْحَدِیْثِ" یعنی اے ملکِ حدیث کے بادشاہ! مجھے قدم بوسی کی اجازت دیجئیے۔ امام مسلم اس قدر حق پرست تھے کہ اس کے مقابلے میں اپنے اساتذہ کا بھی خیال نہیں کرتے تھے۔ امام بخاریؒ اور امام ذہلی کے درمیان اختلاف کی وجہ سے امام مسلم نے ذہلی کو چھوڑ دیا اور ان کے تمام نوشتے اونٹوں پر لدوا کر واپس بھجوا دیئے۔ الغرض ان کی حق پسند روش ان کو تعصب، بے جا طرف داری کا مطلق خوگر نہیں ہونے دیتی تھی۔ اسی لیے وہ اسی شاہراہ پر چلتے تھے جس کی طرف ان کا حق پرست دل راہنمائی کرتا تھا۔

صحیح مسلم کا سببِ تالیف

امام مسلم فرماتے ہیں میرے بعض شاگردوں نے مجھے متعدد روایات کو بلا تکرار جمع کرنے کو کہا۔ چنانچہ میں نے یہ مجموعہ تیار کیا، جسے میں نے تین لاکھ مسموع روایات سے منتخب کیا

امام مسلمؒ کے تفصیلی حالات معلوم کرنے کے لیے مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ ضروری ہے:

کتاب کا نام	مؤلف کا نام اور سنِ وفات	کل صفحات	اجزاء	تاریخ اور مقامِ اشاعت
تاریخ بغداد	خطیب بغدادی ۴۶۳ھ	۴	۱۳/ص۱۰۰	۱۳۴۹ھ۔ مصر
طبقاتِ حنابلہ	قاضی محمد بن ابی یعلیٰ ۵۲۶ھ	۲	۳۳۷/۱	۔ مصر
تہذیب الاسماء واللغات	امام نووی ۶۷۶ھ	۲	۸۹/۲	۔ مصر
وفیات الاعیان	ابنِ خلکان ۶۸۱ھ	۲	۲۸۰/۴	۱۳۶۷ھ۔ مصر
تذکرۃ الحفاظ	حافظ ذہبی ۷۴۸ھ	۲	۱۶۵/۲	حیدر آباد۔ ہند
البدایۃ والنہایۃ	ابن کثیر ۷۷۴ھ	۲	۳۳/۱۱	مصر
تہذیب التہذیب	ابن حجر عسقلانی ۸۵۲ھ	۲	۱۲۶/۱۰	حیدر آباد۔ ہند
التاج المکلل	صدیق حسن خان ۱۳۰۷ھ	۲	ص۱۳۰	۱۳۸۲ھ۔ ہند

صحیح مسلم اور اس کی مقبولیت

صحیح مسلم کو جس محنتِ شاقہ کے بعد امام رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب کیا تھا اس کا صحیح اندازہ تو صحیح مسلم کے مطالعہ سے ہو جاتا ہے۔ بلکہ خود امام مسلمؒ کو اپنے مجموعے پر بجا طور پر ناز تھا۔ چنانچہ فرماتے ہیں "لَوْ اَنَّ اَھْلَ الْحَدِیْثِ یَکْتُبُوْنَ مِائَتَیْ سَنَۃٍ الْحَدِیْثَ فَمَدَارُھُمْ عَلٰی ھٰذَا"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المُسْنَدِ یعنی (صحیح مسلم مراد ہے) ترجمہ: اہلِ حدیث دو سو سال تک حدیث لکھتے رہیں تو وہ بھی اس مسند کے محتاج ہوں گے۔

حافظ ابنِ مندہؒ فرماتے ہیں: سَمِعْتُ اَبَا عَلِیِّ النَّیْشَابُوْرِیَّ یَقُوْلُ مَا رَأَیْتُ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاءِ اَصَحَّ مِنْ کِتَابِ مُسْلِمٍ ترجمہ: میں نے ابو علی نیشاپوری کی زبانی سنا وہ کہتے تھے کہ روئے زمین پر مسلم سے بڑھ کر کوئی کتاب زیادہ صحیح نہیں۔

اسلام میں اس کے مثل کوئی دوسری کتاب نہیں (مقدمہ شرح مسلم) امام مسلم کی تعریف اور ان کی کتاب صحیح کی شان اتنی عظیم ہے جس کا مکمل تذکرہ کرنا ناممکن ہے۔

صحیح مسلم اور اس کی خصوصیات

صحیح مسلم کو جو خصوصیات دیگر کتبِ حدیث سے ممتاز کرتی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

★ ۱- حسنِ ترتیب: ایک باب کی احادیث کو ایک جگہ جمع کیا ہے۔

★ ۲- امام مسلمؒ نے حَدَّثَنَا، اَخْبَرَنَا، حَدَّثَنِیْ و اَخْبَرَنِیْ کے فرق کو ملحوظ رکھا ہے۔

★ ۳- ایک ہی مفہوم کی حدیث اگر دو مختلف راویوں سے باختلافِ الفاظ ذکر کرتے ہیں تو صرف ایک سند پر اکتفاء کرتے ہیں اور وَاللَّفْظُ لِفُلَانٍ کے الفاظ سے اشارہ کرتے ہیں۔

★ ۴- اور جب کبھی کسی نام یا کنیت کا ذکر کرتے ہیں تو اس کی توضیح کبھی "یَعْنِیْ فُلَانًا" یا "هُوَ فُلَانٌ" سے کرتے ہیں مثلاً حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ یَعْنِیْ ابْنَ بِلَالٍ عَنْ یَحْیٰی وَهُوَ ابْنُ سَعِیْدٍ۔ جس سے امام صاحب کی حسنِ صداقت کے ساتھ، حسنِ ذوق اور معرفتِ تامہ کا ثبوت ملتا ہے۔

★ ۵- امام مسلم نے مقدمہ میں خود روایت کو تین طبقوں میں تقسیم کیا ہے۔ ۱- وہ حدیثیں جو بالکل صحیح ہیں اور ان کی روایت کو عموماً متقن، حافظ، ضابط، اور ثقہ تسلیم کیا گیا ہے۔ ۲- وہ حدیثیں جن کی روایت باعتبارِ ثقاہت اور حفظ اتقان کے پہلے درجے کی نسبت کم ہے۔ ۳- وہ حدیثیں جن کی روایت کو عموماً یا اکثر محدثین نے مردود قرار دیا ہے۔ اور مُتَّهَمٌ بِالْکِذْبِ وہ ان طبقات کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ میں پہلی قسم کی حدیثوں کے بعد دوسری قسم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قسم کی احادیث درج کروں گا۔ لیکن مجھے تیسری قسم کی حدیث سے کوئی سروکار نہیں۔

★ ۶۔ امام مسلم نے مختلف طرق اور تحویلِ اسانید کو ایجاز کے ساتھ نہایت عمدہ عبارت میں پیش فرمایا ہے۔ جبکہ صحیح بخاری میں تحویلات کم ہیں۔

★ ۷۔ الجامع الصحیح لامام مسلم میں تعلیقات کی تعداد صرف چودہ[14] ہے جبکہ صحیح بخاری میں بہت زیادہ تعلیقات ہیں۔

★ ۸۔ امام مسلم نے اپنی کتاب کو اپنے شہر میں نہایت اطمینان وسکون کے ساتھ تصنیف کیا۔ اور اس وقت آپ کے بہت سے مشائخ زندہ تھے۔ اس لیئے الفاظ کے سیاق وسباق میں نہایت غوروفکر سے کام لیا۔

۹۔ امام مسلم نے صرف احادیثِ مرفوعہ پر اکتفا کیا اور ان کی جامع میں موقوفات شاذونادر ہیں جو ضمناً پائی جاتی ہیں۔

۱۰۔ حدیث کے پورے متن کو ایک ہی جگہ بیان کرتے ہیں اور اس کے پورے الفاظ کو نقل کرتے ہیں اور روایت بالمعنی کے بجائے روایت باللفظ کرتے ہیں اور یہ اُن کی غایت احتیاط کی دلیل ہے اور اس کو صحابہ کرام یا بعد کے لوگوں کے اقوال کے ساتھ ضم نہیں کرتے۔

کیا صحیح مسلم جامع ہے؟

فنِ حدیث میں جامع اس کو کہتے ہیں جس میں عقائد، احکام، آداب، تفسیر، تاریخ، فتن اور مناقب کے متعلق احادیث ہوں۔ صحیح مسلم کا تذکرہ کرنے والوں نے اس کو جامع کہا ہے۔ شیخ مجدالدین فیروزآبادی نے اس کو جامع کہا ہے اسی طرح حاجی خلیفہ نے "کشف" میں اور ملا علی قاری نے مرقات میں، نواب صدیق حسن خاں نے "اتحاف النبلاء" میں صحیح مسلم کو جامع کے لفظ سے ذکر کیا ہے۔

عددِ مرویات

امام نوویؒ کے مطابق تقریباً چار ہزار مکررات کے ساتھ ہیں۔ محمد فؤاد عبدالباقی (وفات ۱۳۸۸ھ) کے مطابق مکررات کو چھوڑ کر مجموعی احادیث (۳۰۳۳) ہیں جو صحیح ہیں۔

صحیح مسلم کی شروح

صحیح مسلم کی شہرت وقبولیت کا اندازہ اس امر سے بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی بکثرت شروح لکھی گئی ہیں۔ بلکہ بعض نے صرف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ مسلم کی بھی شرح لکھی ہے : شروح کی فہرست درج ذیل ہے

۱۔ المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج : امام محی الدین نوویؒ کی ہے۔ یہ مفصل اور مفید شرح ہے۔

۲۔ اکمال المعلم فی شرح مسلم : قاضی عیاض مالکی کی ہے۔ امام نوویؒ کی شرح کا دراصل یہی ماخذ یہی ہے

۳۔ المفہم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم : ابو العباس احمد بن عمرو القرطبی کی شرح ہے۔ اس میں صحیح مسلم کی تلخیص اور ابواب کو ملحوظ رکھا گیا ہے

۴۔ شرح مسلم : عماد الدین عبد الرحمٰن بن عبد العلی کی شرح ہے۔

۵۔ شرح مسلم : شمس الدین ابو المظفر یوسف ابن مراد علی سبط ابن الجوزی کی شرح ہے۔

۶۔ الدیباج علی صحیح مسلم بن الحجاج : علامہ جلال الدین سیوطی کی نہایت عمدہ شرح ہے

۷۔ شرح مسلم : فارسی میں شیخ عبد الحق کے فرزند نے شرح لکھی۔

۸۔ فتح الملہم : مولانا شبیر احمد عثمانی کی ہے۔

۹۔ اردو ترجمہ صحیح مسلم مع نوویؒ : علامہ وحید الزمان خان۔

الغرض چالیس کے لگ بھگ مسلم کے شروح یا اس کے متعلق کتابیں موجود ہیں۔

مقدمہ صحیح مسلم صحیح مسلم کا سب سے زیادہ قابلِ قدر اس کا مقدمہ ہے اس میں وجہ تالیف کے علاوہ فنِ روایت کے بہت سے اصول اور فوائد بیان کئے گئے ہیں۔ تفسیر، فقہ، اصولِ فقہ، ادب، نحو، یہ سب مسلمانوں کے مذہبی علوم ہیں اس لیے مسلمانوں نے ان سب میں کمال پیدا کیا۔ تاہم علمِ حدیث چونکہ مذہب کا سب سے زیادہ ضروری عنصر تھا۔ اس لیے یہ مقدس فن ایک مدت تک مسلمانوں کے دل و دماغ کی جولا نگاہ بنا رہا۔ مگر نااہل اور خود غرض لوگوں کی ایک جماعت نے اس فن کو نام و نمود کا ذریعہ قرار دے کر موضوع اور غیر معتبر روایات کا ایک طومار کھڑا کر دیا۔ چنانچہ محدثینِ کرام (جن میں سرفہرست امام مسلمؒ بھی ہیں) نے اس سلسلہ میں کافی محنت کی اور غیر معتبر روایات اور موضوع احادیث کو الگ کر دیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات

۱۔ ابن کثیر: البدایۃ والنہایۃ (مطبعۃ السعادۃ، مصر، مکتبۃ المعارف، بیروت، ۱۹۷۷ء)۔
الذہبی: تذکرۃ الحفاظ ۱۱/۳۳ (حیدر آباد، دکن ہند۔ ۱۳۳۳ھ)، ۲/۱۵۰۔

۲۔ نووی: مقدمہ شرح نووی (دار الفکر، بیروت) مقدمہ ج۔

۳۔ تذکرۃ الحفاظ، ۲/۱۵۰۔

۴۔ تذکرۃ الحفاظ، ۲/۱۵۰۔۱۵۱
خطیب بغدادی: تاریخ بغداد (دار الکتاب العربی، بیروت) ۱۳/۱۰۴۔

۵۔ خطیب بغدادی: تاریخ بغداد، ۱۳/۱۰۳

۶۔ تذکرۃ الحفاظ، ۲/۱۵۱

۷۔ شبیر احمد عثمانی: مقدمہ فتح الملہم، شرح صحیح مسلم۔ اور
الزرکلی: الأعلام (مصر۔ ۱۳۴۷ھ) ۳/۱۰۳۶۔۱۰۳۷

۸۔ البدایۃ والنہایۃ، ۱۱/۳۳۔۴۳، تاریخ بغداد، ۱۳/۱۰۲

۹۔ تاریخ بغداد، ۱۳/۱۰۲۔۱۰۳

۱۰۔ تذکرۃ الحفاظ، ۲/۱۵۱۔

۱۱۔ نووی: مقدمہ شرح مسلم،

۱۲۔ تاریخ بغداد، ۱۳/۱۰۱، تذکرۃ الحفاظ، ۲/۱۵۱
نووی: تہذیب الاسماء (مطبعۃ منیریۃ، مصر) ۲/۸۹۔۹۰

۱۳۔ مقدمہ صحیح مسلم

۱۴۔ نموذج من الاعمال الخیریہ، مطبعۃ منیریۃ، مصر،
ومقدمہ تحفۃ الأحوذی۔

- محدث خود پڑھیں اور دوسروں کو پڑھنے کی ترغیب دیں۔
- اہلِ قلم حضرات مضامین کاغذ کے ایک طرف خوشخط لکھیں۔ شکریہ!
- محدث میں مطبوعہ مضامین شائع نہیں ہوتے۔

والسلام!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ